96462-کیا قربانی کرے یا اپنا عقیقہ کیونکہ والد نے عقیقہ نہیں کیا تھا

سوال

انتالیس برس کی عورت قربانی کرنا چاہتی ہے، اسے کہا گیا کہ پہلے اپنا عقیقہ کرو کیونکہ والد نے اس کا عقیقہ نہیں کیا اور اس کے خاوند نے بھی اپنی اولاد کا عقیقہ نہیں کیا، اس کی ایک بیٹی اور ایک بیٹا ہے، کیا وہ اپنا اور اپنی اولاد کا عقیقہ کرے یا کہ والدان کا عقیقہ کریگا، یہ علم میں رہے کہ بیٹا سولہ اور بیٹی پندرہ برس کی ہو چکی ہے، اور کیا عقیقہ واجب ہے، یا بچہ بالغ ہو جائے تو ساقط ہو جاتا ہے ؟

پسندیدہ جواب

اول :

راجح قول کے مطابق عقیقہ سنت مؤکدہ ہے، اس کا بیان سوال نمبر (20018) کے جواب میں ہو چکا ہے، اور اس سے مخاطب والد ہے، اس لیے نہ تو ماں اور نہ ہی بچوں سے اس کا مطالبہ ہوگا.

اور بچہ بالغ ہو جانے کی صورت میں عقیقہ ساقط نہیں ہوگا، اگر والد استطاعت رکھتا ہو تو جن بچوں کا عقیقہ نہیں کیا ان کا عقیقہ کرنا مستحب ہے.

اور اگر والد نے بچے کا عقیقہ نہیں کیا تو بچے یا کسی اور کے لیے اپنا عقیقہ کرنا مشروع ہے ؟

جواب :

فقہاء کرام کے ہاں اس میں اختلاف پایا جاتا ہے، ظاہر یہی ہوتا ہے کہ یہ مشروع اور مستحب ہے.

ابن قدامہ رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" اگر اس کا عقیقہ بالکل کیا ہی نہ گیا ہو اور بچہ بالغ ہو جائے اور کمائی کرنے لگے، تو اس پر عقیقہ نہیں، امام احمد رحمہ اللہ سے اس مسئلہ کے متعلق دریافت کیا گیا تو انہوں نے فرمایا : یہ والد کے ذمہ ہے، یعنی وہ اپنا عقیقہ خود نہ کرے؛ کیونکہ اس کے علاوہ دوسرے کے حق میں سنت ہے.

اور عطاء اور حسن کا قول ہے : وہ اپنا عقیقہ خود کر لے؛ کیونکہ اس کی جانب سے مشروع ہے، اور اس لیے بھی کہ وہ عقیقہ کے بدلے رہن اور گروی رکھا ہوا ہے، اس لیے اس کے لیے اپنے آپ کو آزاد کرانا مشروع ہوا.

اور ہمارا قول یہ ہے کہ : یہ والد کے حق میں مشروع ہے، اس لیے کوئی اور عقیقہ نہ کرے، مثلا اجنبی اور صدقہ فطر یعنی فطرانہ کی طرح " انتہی.

دیکھیں : المغنی ابن قدامہ (364/9).

اور ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں :

" الفصل التاسع عشر :

جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو تو کیا بلوغت کے بعد وہ اپنا عقیقہ خود کریگا ؟

خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں :

جس کا بچپن میں عقیقہ نہ ہوا تو بڑا ہو کر اپنا عقیقہ خود کرنے کا استحباب :

پھر انہوں نے اسماعیل بن سعید الشالنجی کے مسائل میں سے ذکر کیا وہ کہتے ہیں میں نے احمد سے ایسے شخص کے متعلق دریافت کیا جس کے والد نے اسے بتایا کہ اس کا عقیقہ نہیں کیا گیا تو کیا وہ اپنا عقیقہ خود کرلے ؟

ان کا جواب تھا : یہ والد کے ذمہ ہے .

اور المیمونی کے مسائل میں سے ہے : وہ کہتے ہیں :

میں نے ابو عبد اللہ سے کہا : اگر اس کا عقیقہ نہ ہوا ہو تو کیا بڑی عمر میں اس کا عقیقہ کیا جا سکتا ہے ؟

تو انہوں نے کچھ بیان کیا کہ بڑے کی جانب سے ضعف بیان کیا جاتا ہے ، اور میں نے دیکھا کہ وہ اسے بہتر قرار دیتے تھے کہ اگر بچپن میں اس کا عقیقہ نہ ہوا ہو تو بڑی عمر میں عقیقہ کیا جائے .

اور ان کا کہنا ہے : اگر کوئی انسان ایسا کرے تو میں اسے ناپسند نہیں کرتا .

وہ کہتے ہیں : مجھے عبد الملک نے ایک دوسری جگہ بتایا کہ انہوں نے ابو عبد اللہ سے کہا : تو کیا بڑی عمر میں اس کا عقیقہ کیا جائے گا ؟

تو ان کا جواب تھا : مجھے پتہ نہیں ، اور میں نے بڑے کے متعلق کچھ نہیں سنا ، پھر مجھے کہنے لگے : اور جو ایسا کرے تو یہ بہتر ہے ، اور کچھ لوگ اسے واجب قرار دیتے ہیں " انتہی .

دیکھیں : تحفۃ المودود فی احکام المولود فصل التاسع عشر .

شیخ ابن باز رحمہ اللہ یہ کلام نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں :

پہلا قول اظہر ہے ، وہ یہ کہ اپنا عقیقہ خود کرنا مستحب ہے ؛ کیونکہ سنت مؤکدہ ہے ، اور اس کے والد نے اس کا عقیقہ نہیں کیا تو جب بھی وہ استطاعت رکھے اپنا عقیقہ کرنا مشروع ہے ؛ کیونکہ عمومی احادیث میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان ہے :

" ہر بچہ اپنے عقیقہ کے ساتھ گروی اور رہن ہے ، اس کی جانب سے ساتویں روز عقیقہ کیا جائے اور سر مونڈا جائے اور نام رکھا جائے "

اسے امام احمد اور اصحاب سنن نے سمرہ بن جندب رضی اللہ تعالی عنہ سے صحیح سند کے ساتھ روایت کیا ہے .

اور ام کرز کعبیہ رضی اللہ تعالی عنہا بیان کرتی ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بچے کی جانب سے دو بکرے اور بچی کی جانب سے ایک بکرا ذبح کرنے کا حکم دیا "

اسے پانچوں نے روایت کیا ہے، اور ترمذی رحمہ اللہ نے اسی طرح عائشہ رضی اللہ تعالی عنہا سے روایت کیا ہے.

اس حدیث میں والد کو خطاب نہیں کیا گیا تو یہ ماں اور بیٹے اور اقربا وغیرہ سب کو عام ہے" انتہی.

ماخوذاز: مجموع فتاوی الشیخ ابن باز(266/26).

اس بنا پر سوال کرنے والی بہن کو اس کے متعلق کہا جاتا ہے کہ:

آپ اپنا عقیقہ خود کر سکتی ہیں، یا اگر آپ کی اولاد کا ان کے والد نے عقیقہ نہیں کیا تو ان کا عقیقہ بھی آپ کر سکتی ہیں.

دوم:

قربانی سنت مؤکدہ ہے، یہ مرد اور عورت سب کے لیے مشروع ہے، اور آدمی اور اس کے گھر والوں سے ایک قربانی کفائت کر جاتی ہے، اور اسیطرح عورت اور اس کے گھر والوں کی طرف سے بھی.

تو اس عورت کو قربانی کرنے کا حق حاصل ہے، چاہے اس کا خاوند قربانی کرے یا نہ کرے.

اور اگر وہ عورت قربانی کرے تو یہ اس کے عقیقہ سے کفائت کر جائیگی.

ابن قیم رحمہ اللہ کہتے ہیں:

"الفصل الثامن عشر: عقیقہ اور قربانی جمع کرنے کا حکم:

خلال رحمہ اللہ کہتے ہیں: عقیقہ قربانی سے کفائت کر جاتا ہے کا مروی قول کے متعلق باب:

ہمیں عبد الملک المیمونی نے بتایا کہ انہوں نے ابو عبد اللہ (یعنی امام احمد) کو کہا: کیا عقیقہ کی جگہ بچے کی جانب سے قربانی کرنی جائز ہے؟

تو ان کا جواب تھا:

مجھے معلوم نہیں، پھر کہنے لگے: کئی ایک اس کا کہتے ہیں.

میں نے دریافت کیا: کیا تابعین میں سے؟

تو انہوں نے جواب دیا: جی ہاں.

اور مجھے عبد الملک نے ایک اور جگہ بتایا: ابو عبد اللہ نے ذکر کیا کہ بعض کا قول ہے: اگر وہ قربانی کرے تو یہ عقیقہ سے کفائت کر جائیگا.

اور ہمیں عصمۃ بن عصام نے بیان کیا انہوں نے بتایا کہ ہمیں حنبل نے حدیث بیان کی کہ ابو عبد اللہ نے کہا:

مجھے امید ہے کہ جس کا عقیقہ نہ ہوا ہو اس کی قربانی عقیقہ سے کفائت کر جائیگی.

اور مجھے عصمة بن عصام نے ایک اور جگہ بتایا وہ کہتے ہیں مجھے حنبل نے بیان کیا کہ ابو عبد اللہ نے کہا :

اگر اس کی جانب سے قربانی کی جائی تو عقیقہ سے قربانی کفائت کر جائیگی.

وہ کہتے ہیں : میں نے ابو عبد اللہ کو قربانی خرید کر اپنی اور اپنے اہل و عیال کی جانب سے ذبح کرتے ہوئے دیکھا، اور ان کا بیٹا عبد اللہ چھوٹا تھا، اسے ذبح کیا، میرے خیال میں یہ انہوں نے یہ عقیقہ اور قربانی دونوں کا ارادہ کیا، اور ان کا گوشت تقسیم بھی کیا اور خود بھی کھایا"

انتہی.

ماخوذ از : تحفۃ الودود.

مزید آپ سوال نمبر (38197) اور (20018) کے جواب کا مطالعہ ضرور کریں.

واللہ اعلم.